یومِ میلاد کی محفلیں اور رسومات

قرآن وحدیث اور تعاملِ امت کی روشنی میں

رشحاتِ فکر: مفتی اعظم سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

الحمدلله وحده والصلوة والسلام على من لانبى بعده! اما بعد ....

آنحضرت ﷺ کے یوم ولادت کے دن اجتماع کرنا، جلسہ کرنا یا دیگر ایسی رسومات کرنے کا شریعت محمدیہؐ میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ یہ دین اسلام میں ایک نئی رسم ایجاد کی گئی ہے جسے بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔۔ یہ کام آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے خلفائے راشدین میں سے کسی نے نہیں کیا۔ آپؐ کے زمانہ میں کسی اور صحابی سے بھی یہ کام کرنا ثابت نہیں۔ تابعین کے زمانہ میں بھی کسی نے یہ کام ہرگز نہیں کیا۔ حالانکہ یہ لوگ رسول اکرمؐ کی سنتِ مطہرہ کو بعد میں آنے والوں سے زیادہ جانتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ سے ان کی محبت بھی انتہا درجے کی تھی اور آپ ﷺ کی پیروی اور اطاعت میں سب سے پیش پیش تھے۔

قرآن وحدیث کے دلائل:

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (من أحدث فى أمرنا ماليس منه فهو رد) (الترغیب/۸۱،۳) ترجمہ: ''جو شخص ہماری شریعت میں ایسا کام جاری کرتا ہے جس کا اس میں ذکر نہیں تو ایسا کام مستر داور غیر مقبول ہوگا۔''

ایک اور حدیث میں حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: (عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدى تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة) (مشکوۃ بحوالہ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی) ترجمہ: ''یعنی میرے وفات پانے کے بعد میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کی سختی سے پابندی کرنا اور دین میں نئے نئے امور ایجاد کرنے سے بچنا کیونکہ اسلام میں نیا کام ایجاد کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت کا کام گمراہی کو موجب ہے۔''

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں بدعت ایجاد کرنے اور اس پر عمل کرنے سے سختی سے روکا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: ﴿وما اتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا﴾ (الحشر:۷) ترجمہ: ''جو (حکم) تم کو رسول اکرم ﷺ ارشاد فرمائیں اس پر سختی سے عمل کرو اور جس (کام) سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ۔''

نیز جو لوگ رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں ان کو زجر و توبیخ اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فلیحذر الذین یخالفون عن أمرہ أن تصیبھم فتنۃ أو یصیبھم عذاب الیم﴾ (النور:۶۳) ترجمہ: ''جو لوگ رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہئے مبادا وہ کسی فتنہ اور آزمائش میں مبتلا ہو جائیں یا کوئی دردناک عذاب ان کو آ گھیرے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیراً﴾ (الاحزاب:۲۱) ترجمہ: ''تمہارے لئے (عبادت کرنے کیلئے) اللہ کے رسولؐ بہترین نمونہ ہیں۔ ایسے شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد الٰہی ہے: ﴿والسابقون الأولون من المھاجرین والأنصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ وأعدلھم جنت تجری تحتھا الأنھار خلدین فیھا أبداً ذلک الفوز العظیم﴾ (التوبہ:۱۰۰) ترجمہ: ''مہاجرین اور انصار میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والے اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی اچھی طرح اتباع اور پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش اور وہ اللہ تعالیٰ پر راضی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن میں (دودھ، شہد، پاک شراب اور شربت کی) نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہیں گے۔ یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔''

ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الإسلام دیناً﴾ (المائدہ:۳) ترجمہ: ''(مسلمانو!) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین (اسلام) مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت (قرآن پاک) بھی تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

اس موضوع پر قرآن مجید میں کافی آیات مذکور ہیں۔ اس قسم کی محفل میلاد منعقد کرانے کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے دین اسلام کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا بلکہ نامکمل اور تشنہ

تکمیل ہی چھوڑ دیا اور آنحضرت ﷺ بھی دین اسلام کی پوری تبلیغ سے قاصر رہے۔ حتیٰ کہ یہ لوگ جو بعد میں آئے تھے جنہوں نے شریعت الٰہی میں ایسی نئی نئی رسمیں ایجاد کیں جن کا اللہ نے حکم نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے اپنی طرف سے من گھڑت بنائی ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ یہ امور (بدعات) قرب الٰہی کا ذریعہ ہیں لیکن اس میں بہت بڑا خطرہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ انہوں نے دین کو تشنہ تکمیل چھوڑ دیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے دین کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا اور اپنی نعمت (قرآن کریم) کو مکمل کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تبلیغ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور جنت میں لے جانے والے اور نار جہنم سے بچانے والے ہر عمل سے اپنی امت کو آگاہ فرمایا۔ جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(مابعث الله من نبي إلا كان حقاً عليه أن يدل أمته على خير يعلمه لهم وينذرهم شر ما يعلم لهم) (مسلم) ترجمہ: ''ہر نبی جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہو کر آیا اس کے ذمے یہ بات واجب تھی کہ اپنی امت کو ہر اس بھلائی اور نیکی کی خبر دے جو ان کے حق میں جانتا ہو اور انہیں ہر اس برائی سے ڈرائے جو وہ جانتا ہو۔''

یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سب نبیوں سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سب سے آخر میں ہوئی۔ آپ ﷺ نے تمام انبیاء سے تبلیغی کام زیادہ کیا اور اپنی امت کی خیر خواہی فرمائی۔ اگر آپ کی ولادت کا دن منعقد کرنا اور منانا کوئی دینی امر ہوتا اور اللہ کی رضا اور خوشنودی کا موجب ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی امت کیلئے اس کے متعلق ضرور کوئی حکم صادر فرماتے یا اپنی مبارک زندگی میں خود بنفس نفیس اس کام کو سرانجام فرماتے یا پھر آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسے کرتے۔ جب مذکورہ بالا ہستیوں میں سے کسی نے یہ کام نہیں کیا اور نہ کرنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی اسلامی امر نہیں بلکہ ان بدعات میں سے ہے۔ جن سے آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو ڈرایا اور بچنے کی سخت تاکید فرمائی تھی۔ جس طرح مذکورہ بالا حدیثوں میں گزر چکا ہے نیز اس مفہوم کی کئی اور احادیث مذکور ہیں جیسا کہ جمعۃ المبارک کے خطبہ میں آنحضرت ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: **(أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة)** (الترغیب: ج ۱ ص ۸۳ بحوالہ صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد سب سے بہترین حدیث کتاب اللہ ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ حضرت محمد

ﷺ کا ہے اور سب سے برا کام دین میں نئے نئے امور یجاد کرنا اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت یعنی دین میں نیا کام، گمراہی کا موجب ہے۔

کیا میلاد کی بدعت، بدعت حسنہ ہے؟

قرآن کریم میں آیات اور احادیث نبوی ﷺ میں اس معاملہ میں کثرت سے وارد ہوئی ہیں۔ علماء محققین اور مصلحین تو ہمیشہ محفل میلاد منعقد کرانے کو گناہ کا کام سمجھتے اور اس سے بچنے کی تلقین کرتے چلے آئے ہیں اور ان کا یہ فیصلہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ متاخرین میں سے کچھ لوگوں نے اس کے انعقاد کو جائز سمجھا ہے۔ بشرطیکہ فواحش اور منکرات سے محفوظ ہو یعنی وہاں پر کسی قسم کا گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کی شان میں غلو سے کام لینا یعنی حضور اکرم ﷺ میں صفات الٰہی کا شامل کرنا، غیرمحرم عورتوں اور مردوں کا یکجا اکٹھے ہونا اور گانے بجانے اور لہو ولعب کے آلات استعمال کرنا وغیرہ، جن امور کو شریعت نے منکرات میں شمار کیا ہے وہ اسے بدعت حسنہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

اب ایسی صورت میں جبکہ لوگوں کا کسی شرعی معاملہ میں آپس میں نزاع اور جھگڑا پیدا ہو جائے تو شرعی قاعدہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں اللہ کی کتاب کو اور آنحضرت ﷺ کی سنت کو قاضی اور فیصل ٹھہرایا جائے اور ان کا فیصلہ بسروچشم تسلیم کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿یاأیها الذین آمنوا أطیعوا الله وأطیعوا الرسول وأولی الأمر منكم فإن تنازعتم فی شیء فردوه إلى الله والرسول إن كنتم تؤمنون باالله والیوم الآخر ذلك خیر وأحسن تأویلاً﴾ (النساء:۵۹) ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ عزوجل اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تابعداری کرو اور اپنے مسلمان حاکموں کی بھی اطاعت کرو۔ ہاں اگر کسی معاملہ میں تمہارا اپنے حاکموں اور صاحبِ امر لوگوں سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو (ایسی صورت میں) اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اپنا نزاع اور جھگڑا اللہ اور اس کے رسول (حضرت محمد ﷺ) کے پاس لے جاؤ (تاکہ وہ تمہارے نزاع کو ختم کرائیں) یہ بہت ہی اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

نیز ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وما اختلفتم فیه من شیء فحكمه إلى الله﴾ (الشوریٰ:۱۰) ترجمہ: ''یعنی جب تمہارا آپس میں (کسی دینی امر میں) اختلاف پیدا ہو جائے تو اپنے نزاع کو ختم کرانے کیلئے اللہ کو حاکم بناؤ (یعنی کتاب اللہ کا فیصلہ تسلیم کرو)۔''

چنانچہ جب ہم نے اس مسئلہ (محفل میلاد منعقد کرانے) کو اللہ کی کتاب کی طرف فیصلے کیلئے لوٹایا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اس کا فیصلہ یہ ہے کہ جن امور کا آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے ان امور میں آپ کی پیروی اور اطاعت کریں اور جن امور سے منع فرمایا ہے ان سے باز رہیں۔ نیز کتاب اللہ اس بات کی خبر دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے دین اسلام کی تکمیل کر دی اور اس میں کوئی شک وشبہ کی بات نہیں۔ یہ احتفال (مجلس میلاد) ایسا کام نہیں جس کو آنحضرت ﷺ لائے ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ محفل میلاد اس دین اسلام سے نہیں جس کو اللہ نے ہمارے لئے مکمل کر دیا ہے اور ہمیں رسول اکرم ﷺ کی اتباع کا حکم فرمایا ہے پھر ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کیا تو اس میں بھی اس کا وجود نہ پایا۔ یعنی یہ کام حضور اکرم ﷺ نے خود کیا نہ کسی کو کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے بھی کسی نے نہیں کیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ کام یعنی محفل میلاد کا انعقاد دین کا کام نہیں بلکہ نئی ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے اور یہود ونصاریٰ کی نقل ہے۔ لہذا جو شخص معمولی سی بصیرت رکھتا ہے اور حق وصداقت کا متلاشی ہے اس کیلئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ محفل میلاد دین اسلام کا کوئی کام نہیں بلکہ نئی ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ترک کرنے اور ان سے بچنے کا حکم فرمایا ہے۔

حق وصداقت کی دلیل، دلائل شرعیہ نہ کہ اکثریت کا عمل:

ایک صاحبِ خرد اور دانشمند کو یہ لائق نہیں کہ وہ اس بات سے دھوکا میں آجائے کہ اسلامی ممالک میں لوگ اسے کثرت سے کرتے ہیں کیونکہ حق وباطل میں تمیز کا معیار کسی شئے کی کثرت نہیں بلکہ شرعی دلائل کی کسوٹی سے حق وباطل امتیاز کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿وقالوا لن يدخل الجنة إلا من كان هوداً أو نصارىٰ تلك أمانيهم قل هاتوا برهانكم إن كنتم صدقين﴾ (البقرۃ:۱۱۱) ترجمہ: ''یہود ونصاریٰ کہنے لگے کہ ہمارے سوا جنت میں کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔ حالانکہ یہ ان کی اپنی تمنائیں ہیں (اس کے متعلق ان کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں) بنا بریں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ سے فرمایا۔ آپ ﷺ ان (یہود ونصاریٰ) سے کہہ دیجئے اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔''

نیز یہود ونصاریٰ کا اپنی اکثریت کی دلیل پیش کرنے کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے

پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ﴿وإن تطع أكثر من في الأرض يضلوك عن سبيل الله﴾ (الانعام:١١٦) ترجمہ ''اگر آپ ﷺ نے زمین میں اکثریت والے گروہ کی پیروی کی تو وہ آپ کو اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گا۔''

مشرکانہ افعال کا ارتکاب:

پھر محفل میلاد بدعت ہونے کے ساتھ اور کئی برائیوں کو جنم دیتی ہے۔ جیسے مردوں اور عورتوں کا یکجا جمع ہونا، گانے بجانے کے آلات استعمال کرنا، نشہ آور اور مخدرات اشیاء کا استعمال کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ آنحضرت ﷺ غیب دان ہیں۔ مزید برآں اس میں ایسے کام کئے جاتے ہیں جو سراسر شرک ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شان میں غلو سے کام لیا جاتا ہے، اسی طرح دیگر اولیائے کرام کی شان میں مبالغہ آمیزی سے کام لیا جاتا ہے۔ ان سے دعائیں مانگی جاتی ہیں اور مدد طلب کی جاتی ہے اور یہ عقیدہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ وہ غیب دان اور متصرف فی الامور ہیں اور ان جیسے دیگر کفریہ امور جو وہاں پر کثرت سے لوگ کرتے ہیں۔ جب محفل میلاد منعقد ہوتی ہے اور دیگر بزرگوں کے عرس کے موقعہ پر یہ لوگ کفر و شرک کے کاموں سے باز نہیں رہتے۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (إياكم والغلو في الدين فإنما أهلك من كان قبلكم الغلو في الدين) (جامع صغیر سیوطی عن ابن عباسؓ بحوالہ مسند امام احمد وغیرہ) ترجمہ: ''دین کے معاملہ میں غلو اور مبالغہ سے کام مت لو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو (اسی بیماری) دین میں غلو اور مبالغہ آمیزی نے ہلاک کیا۔''

نیز رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مريم إنما أنا عبد فقولوا عبدالله ورسوله) (صحیح بخاری) ترجمہ: ''(اپنی امت کو ارشاد فرمایا) میری شان بیان کرنے میں تم اس طرح مبالغہ آمیزی مت کرو جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو اور مبالغہ سے کام لیا۔ میں تو ایک بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔''

بدعات میں سرگرم، مگر دینی فرائض سے غافل:

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ اکثر لوگ ایسے اجتماعات میں حاضری کو لازم اور ضروری تصور کرتے ہیں اور وہاں پر حاضر ہونے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ کام بدعت ہے۔ اس بدعت کے متعلق جو علماء تنقید کرتے ہیں اور اسے ناجائز تصور کرتے ہیں تو اسکی مدافعت میں وہ طرح طرح کے من گھڑت

جوابات دیتے ہیں اور جن امور کو اللہ نے لازم قرار دیا ہے یعنی جمعہ اور نماز جمعہ کی جماعت میں کبھی شامل بھی نہیں ہوتے۔ اس فرض کی ادائیگی کی خاطر بالکل توجہ نہیں کرتے اور جمعہ اور جماعت میں عدم شمولیت کو کوئی گناہ تصور نہیں کرتے۔ یہ ان کے ضعفِ ایمان اور قلتِ بصیرت کی نشانی ہے۔ نیز گناہوں اور نافرمانیوں کے باعث قلب کے کثرت سے زنگ آلود ہونے کی نشانی ہے۔

محفل میلاد میں حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا غلط عقیدہ:

بعض لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں۔ اس لئے تمام لوگ حضور اکرم ﷺ کے احترام میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور آپ ﷺ کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور انتہائی جہالت پر مبنی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ قیامت سے پیشتر اپنے روضۂ اطہر سے باہر تشریف نہیں لائیں گے اور نہ کسی سے ملاقات کریں گے۔ اسی طرح محفل میلاد کی مجالس میں بھی آپ ﷺ کی روح مبارک اللہ تعالیٰ کے پاس عزت و کرامت کے اعلیٰ علیین میں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی آدم کے متعلق فرمایا: ﴿ثم إنكم بعد ذلك لميتون. ثم إنكم يوم القيامة تبعثون﴾ (المومنون: ۱۵۔۱۶) ترجمہ: ''پھر تم اس دنیاوی زندگی کے بعد مر جاؤ گے پھر قیامت کے روز قبروں سے اٹھائے جاؤ گے۔''

نیز حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (أنا أول من ينشق عنه القبر وأنا أول شافع و مشفع) (مشکوٰۃ:۵۱۱) ترجمہ: ''قیامت کے روز سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور سب سے پہلے اپنی امت کی سفارش کروں گا اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ میری سفارش قبول فرمائے گا۔''

یہ آیت مبارکہ، حدیث شریف اور دیگر آیات اور احادیث نبوی ﷺ جو اس مفہوم میں ہیں تمام اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور دیگر لوگ جو ملک عدم میں جا چکے ہیں سب قیامت کے روز اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ اس مسئلہ میں تمام علماء کا اتفاق ہے کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ ان بدعات سے آگاہ رہے اور جہلاء نے جو جو بدعات اور خرافات جاری کی ہوئی ہیں ان سے بچے اور پرہیز کرے۔ یہ بدعات اور خرافات ایسی ہیں کہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

والله المستعان وعليه التكلان ولاحول ولا قوة إلا بالله

مسنون عمل صرف درود ہے:

ہاں البتہ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی پر صلوۃ وسلام پڑھنا سب سے افضل واعلیٰ عمل ہے۔ یہ رسول اکرم ﷺ کے قرب کا موجب ہے اور نیک اعمال میں سے ہے اس کا اللہ نے حکم فرمایا ہے: ﴿إن اللــه وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً﴾ (الاحزاب ۵۶) ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم ﷺ (پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجو۔''

نیز حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (من صلى علي واحدة صلى الله عليه عشرا) (مشکوۃ ص ۸۶ بحوالہ مسلم) ترجمہ: ''جو بھی شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے یعنی میرے لئے رحمت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔''

یہ درود تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے اور نماز کے آخر میں اس کی تاکید آئی ہے۔ بلکہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ آخری تشہد میں اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ یعنی اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور متعدد مقامات پر سنت مؤکدہ ہے۔ ان میں سے ایک مقام اذان ہونے کے بعد کا ہے۔ اسی طرح جب آنحضرت ؐ کا نام نامی اور اسم گرامی کی آواز کانوں میں سنائی دے تو اس وقت درود شریف کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ نیز جمعہ اور جمعہ کی رات کو اس کا پڑھنا سنت نبوی ہے کیونکہ کثرت سے حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اپنا دین سمجھنے کی توفیق بخشے اور اس دین پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دے اور تمام مسلمانوں پر احسان فرمائے اور سنت نبوی ؐ کی سختی سے پابندی کریں اور بدعت سے پرہیز کریں۔ إنه جواد كريم وصلى الله عليه نبينا محمد واله وصحبه

فیصل آباد میں مسجد اہل حدیث پر دہشت گردی کی مذمت

جہلم (پ ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ممتاز راہنما اور جامعہ علوم اثریہ جہلم کے رئیس حافظ عبدالحمید عامر فاضل مدینہ یونیورسٹی نے فیصل آباد میں جامع مسجد اہل حدیث میں نماز فجر کے وقت دہشت گردی کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس کے ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محرم الحرام کے دوران اس واقعہ کی آڑ میں شیعہ سنی رنگ دے کر ملزمان اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کرنا چاہتے تھے۔